مطبوعات

کتابیں بہت جمع ہوتی رہی ہیں اور تبصرہ و تعارف کا کام پچھلے مہینوں میں بعید سست رفتاری سے ہوسکا ۔ دو دن لگا کر کتابوں کے ڈھیر میں سے میں نے ایک بڑی تعداد چھانٹ کر نکالی ہے ۔ مختلف موضوعات پر ملکی بھی غیر ملکی بھی، دینی بھی علمی و ادبی بھی، ضخیم بھی اور مختصر بھی، عرصہ سے آئی ہوئی بھی اور تازہ بھی، کچھ کچھ کتابیں ہر دائرہ سے لی گئی ہیں ۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ ان سب پر لکھ سکوں گا اور یہ سب کچھ جگہ پالے گا ۔ ایسے اندیشوں کی وجہ سے اختصار (اور کہیں شارٹ ہینڈ) کا راستہ اختیار کیے بغیر چارہ نہیں ۔ تھوڑا لکھے کو بہت جانیے گا ۔ ورنہ میں کتابوں کا شیدائی ہوں اور بعض کتابوں کے متعلق تو جی چاہتا ہے کہ اُن کا سارا جوہر نکال کر چند صفحات میں لے آؤں ۔ مگر ہائے رہی بے بسی ! (ن ۔ ص)

ماہنامہ فکر و نظر نفاذِ شریعت نمبر ترجمان ادارۂ تحقیقاتِ اسلامیہ (پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵) اسلام آباد ۔ مدیر ڈاکٹر محمد مسعود ۔ نائب مدیر ساجد الرحمٰن ۔ چندہ سالانہ ۲۰/- روپے قیمت، پیش نظر خاص نمبر دس روپے ۔

کوئی حکومت یا قوم جس مہم کو سر کرنے میں لگ جاتی ہے اس سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی صلاحیتیں خوب شاداب ہوجاتی ہیں ۔ اسلامی قانونِ شریعت پر کئی ادارے اور اشخاص تحقیق کر رہے ہیں ۔ فقہ اور اجتہاد کے اہم مباحث سامنے آرہے ہیں ۔

اس سلسلے میں ادارہ تحقیقات اسلامی جو کام کر رہا ہے اس کی ایک جھلک نفاذِ شریعت نمبر

ہیں سامنے آئی ہے۔ "اسلامی شریعت"، "شریعت و ریاست"، "پاکستان میں نفاذِ شریعت کے ادارے"، "پاکستان میں نفاذِ شریعت کے امکانات"، اور "نفاذِ شریعت ___ مشکلات اور حل" جیسے وسیع عنوانات پہ عدلیہ، شرعی اداروں اور احیائے اسلام کے خواہش مند مفکرین کے قلموں سے بہت سے مفید مباحث جمع ہو گئے ہیں۔ ان میں سے متعدد مقالات کو میں نے تفصیل سے پڑھا ہے اور بعض پہ سرسری نظر ڈالی ہے۔ اختلاف کے مواقع بھی آتے ہیں۔ اور بعض جگہ فکر ایک صنوبر میں پھنسی ہوئی بھی معلوم ہوتی ہے، مگر ایسے مفید چند مقامات کے ہونے سے نہ تو خاص نمبر کی وقعت میں کمی آئی ہے اور نہ میں ان کا ذکر ہی کر سکتا ہوں۔

ترکستان میں مسلم مزاحمت تالیف و تحقیق از آباد شاہ پوری۔ بہ اہتمام انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد۔ ناشر: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ۔ شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور قیمت: غیر مجلد -/۲۷ روپے، مجلد ۳۹/۷۵ روپے۔

نہ صرف پاکستان میں چھپنے والی چند اہم کتب میں سے ایک کام کی کتاب یہ سامنے آئی ہے، بلکہ یہ ہماری اس شرمناک کوتاہی کی تلافی بھی کرتی ہے جو ہم نے وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں کی تباہی اور روس کے خلاف ان کی تاریخ جہاد کے میدان میں ٹھوس کام کرنے سے سالہا سال تک مسلسل برتی ہے۔ حالانکہ وسط ایشیا کی تباہی کے معنی یہ تھے کہ ہمارے ہی تحفظ کی ایک فصیل ٹوٹ گئی۔ تاریخ کے مد و جزر میں جو دلچسپیاں ہوتی ہیں، وہ تو اس کتاب میں بھی ملیں گی، لیکن یہ ایک غم ناک سامانِ عبرت اس لیے بھی ہے کہ وسط ایشیا کے مسلمانوں میں اسی تفرقے اور بے بصیرتی کی آئینہ داریں جس کا دردناک منظر آج بھی ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ سو پچاس سال بعد کی سوچ بچار تو کجا، ہم نے سر پر کھڑے وقت کے تقاضوں کو بھی نہیں سمجھا۔ اسپین ہو یا وسط ایشیا یا فلسطین کا مغرب سے عرب ملکوں کے سیاسی، معاشی، دفاعی اور ثقافتی تعلقات ہر جگہ ہماری نادانیوں کے کرشمے یکساں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ زار کے زمانے سے اصل روسی قوم کا جو ظالمانہ اور توسیع پسندانہ کردار سامنے آتا ہے اور پھر مسلمانوں کے معاشرے